172350 ـ مسلمان كى عيسائى مطلقہ بيوى كى عدت

سوال

ميں جزائر سے تعلق ركھتا ہوں اور اسلام كى طرف مائل ايك عيسائى عورت سے شادى كى، ليكن اللہ كى مرضى سے ہمارے مابين عليحدگى ہوگئى، سوال يہ ہے كہ كيا اہل كتاب سے تعلق ركھنے والى عورت بھى عدت گزارےگى، اور اگر وہ عدت گزارنے سے انكار كردے تو كيا ميں اس پر عدت گزارنا ضرورى قرار دوں ؟
اور دوسرى مشكل يہ ہے كہ ميں اس كے گھر ميں ہى رہ رہا ہوں، ميرے پاس كوئى اور رہائش نہيں جہاں رہائش اختيار كر سكوں، اللہ تعالى آپ كو ہر قسم كى خير و بھلائى كى توفيق سے نوازے، يہ بتائيں كہ دين اسلام ميں اس كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اہل كتاب سے تعلق ركھنے والى بيوى بھى مسلمان عورت كى طرح طلاق اور خاوند فوت ہونے كى عدت گزارےگى.

الموسوعة الفقهية ميں درج ہے:

" احناف شافعيہ اور حنابلہ اور مالكيہ اور ابو عبد كے ہاں اہل كتاب كى عورت پر بھى طلاق اور خاوند فوت ہونے يا نكاح فسخ كرنے كى اسى طرح عدت ہے جس طرح ايك مسلمان عورت پر عدت ہوتى ہے، كيونكہ عدت كے متعلق جو احاديث اور آيات وارد ہيں وہ عام ہيں، ان ميں كوئى فرق نہيں، ليكن اس ميں شرط يہ ہے كہ خاوند مسلمان ہونا چاہيے، كيونكہ عدت تو اللہ تعالى اور خاوند كے حق كے ساتھ واجب ہوتى ہے.

اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اے مومنو جب تم مومن عورتوں سے نكاح كرو پھر ہاتھ لگانے (دخول) سے قبل انہيں طلاق دے دو ت وان پر تمہارا كوئى حق عدت كا نہيں جسے تم شمار كرو الاحزاب (49).

تو يہ خاوند كا حق ہے، اور كتابى يا ذمى عورت كو بھى حقوق العباد كا خطاب ہے وہ بھى اس پر عمل كريگى، اس ليے اس پر عدت واجب ہوگى، اور خاوند اور بچے كے حق كى بنا پر اسے عدت گزارنے پر مجبور كيا جائيگا؛ كيونكہ وہ

عورت بھی حقوق العباد کی ادائیگی کریگی " انتہی

دوم:

عدت والی مطلقہ عورت کے ساتھ رہائش کا معاملہ طلاق کے اعتبار سے ہوگا، اگر طلاق رجعی ہو تو پھر ایك ہی رہائش میں اکٹھا رہنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ رجعی طلاق والی عورت بیوی کے حکم میں ہوتی ہے.

اور اگر طلاق بائن ہو تو اس حالت میں وہ ایك دوسرے سے اجنبی ہیں، مرد کے لیے اسے دیکھنا اور اس سے خلوت کرنا حلال نہیں، بلاشك ایك ہی رہائش میں رہتے ہوئے ان شرعی ضوابط کی پابندی کرنا مشکل ہوگا، کہ خلوت نہ ہو اور پردہ بھی ایسے کیا جائے جس طرح ایك اجنبی اور غیر محرم عورت کرتی ہے، لیکن اگر گھر کھلا ہو اور اس کا ایك حصہ اپنے لیے مخصوص کرنا ممکن ہو کہ اس دروازہ اور باورچی خانہ اور لیٹرین وغیرہ بالکل علیحدہ ہو تو پھر صحیح ہے.

لیکن دونوں ایسے گھر میں رہیں جہاں داخل ہونے کا دروازہ بھی ایك ہو اور اس کے باقی لوازمات یعنی لیٹرین اور باروچی خانہ بھی مشترك ہو تو پھر صحیح نہیں، کیونکہ اس حالت میں مندرجہ بالا ممنوعہ امور سے اجتناب مشکل ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تین طلاق یافتہ عورت باقی اجنبی عورتوں کی طرح اجنبی بن جاتی ہے، اس لیے مرد باقی اجنبی عورتوں کی طرح اس سے بھی خلوت نہیں کر سکتا، اور اسے باقی اجنبی عورتوں کی طرح اسے بھی دیکھنا جائز نہیں " انتہی

الفتاوی الکبری (3 / 349).

جسے تین طلاق ہو چکی ہوں وہ طلاق بائن والی عورت کہلاتی ہے، اسے بینونت کبری کہا جاتا ہے.

لیکن جسے ایك یا دو طلاق ہوئی ہوں اور رجوع کیے بغیر اس کی عدت ختم ہو جائے تو یہ بینونت صغری کہلاتی ہے، اس کا خاوند اس سے نیا عقد نکاح کر سکتا ہے.

واللہ اعلم .